کلوننگ کا شرعی حکم

ڈاکٹر حافظ محمد یونس*

ڈاکٹر حافظ عبد الباسط**

Recent advances in the field of cloning have introduced new hope for treatment of serious diseases. But this promise has been accompanied by enormousquestions. Currently, cloning is a matter of public discussion. It is rare that a field ofscience causes debate and challenge not only among, scientists but also among ethicistsreligious scholars, governments, and politicians. One important concern is religiousarguments.Various religions have different attitudes toward the morality of these subjects; even within a particular religious tradition there is a diversity of opinions. Thefollowingarticle briefly reviews Islamic perspectives about reproductive/therapeutic cloning.The majority of Muslim jurists distinguish between reproductive andtherapeutic cloning. The moral status of the human embryo, the most sensitive anddisputed point in this debate, is also discussed according to Holy Quran teachings.

موجودہ دور میں نباتات، حیونات اور انسانی کلوننگ پر تحقیق اور اس میں کسی حد تک کامیاب تجربات کے بعد اسے انسانوں کے علاج کے لیے بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ جو میڈیکل کے شعبہ میں امید کی ایک نئی کرن ہے۔ لیکن جدید تحقیقات اس بات کی بھی متقاضی ہیں کہ ان کے فوائد و نقصانات کا جائزہ لینے کے ساتھ معاشرے پر اس کے مذہبی، اخلاقی، قانونی اور نفسیاتی اثرات کا بھی جائزہ لیا جائے۔

کلوننگ کا معنی و مفہوم:

کلوننگ (clonning) لفظ کلون سے نکلا ہے جس کے لفظی معنی ہم شکل و مماثل کے ہیں ۔ کلوننگ ایک سائنسی اصطلاح کا نام ہے۔[1] اصطلاحی طور پر کلون کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں۔

1۔ ایک نامیاتی جسم یا نامیاتی اجسام کے گروپ جو کسی دوسرے نامیاتی جسم سے غیر جنسی (non sexual) افرینجی عمل سے اخذ کیا جائے 2۔ خلیہ یا خلیوں کا گروپ جو ایک خلیہ سے اخذ کیا گیا ہو یا اخذ کئے گئے ہوں۔[2]

کلوننگ سے مراد تخلیق کا وہ غیر فطری طریقہ کار ہے جس کے ذریعے ایک ہی طرح کے حیوان یا انسان یا ان کے اعضاء جزوی طور پر یا مکمل طور پر کثیر تعداد میں بنائے جاسکتے ہیں۔[3]

* لیکچرار گورنمنٹ شاہ حسین کالج، ٹاؤن شپ، لاہور۔

** اسسٹنٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب، لاہور۔

کلوننگ کا مفہوم واضح کرنے کیلیے دو عام فہم مثالیں یو ں بیان کی جاسکتی ہیں کہ کلوننگ ایک ایسی طرح کا عمل ہے جس طرح کسی مسودہ کی مشین کے ذریعے اس جیسی کئی کاپیاں بنائی جائیں۔یو ں ہی دوسری مثال کہ آڈیو اور ویڈیو ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے بہت ساری کاپیاں بنائی جائیں ان کاپیوں میں وہی الفاظ وہی سر وہی اتار چڑھاؤ وہی خامیاں اور وہی خوبیاں پائی جائیں جو کہ اصل مسودے یا آڈیو اور ویڈیو ٹیپ میں موجود ہیں۔[4]

تولید کی اقسام 1۔ جنسی تولید 2۔ غیر جنسی تولید

جنسی تولید کی تعریف:

جنسی تولید میں مذکر کے جنسی خلیہ کا مرکزہ مؤنث کے خاص مواد بیضہ میں داخل ہو جاتا ہے جہاں پر پہلے بھی مرکزہ موجود ہوتا ہے دونوں مرکزے آپس میں مل کر یک جان ہو جاتے ہیں اور ان کا یہ ملاپ ہم بستری کے وقت رحم کے قریب ہوتا ہے اور وہ دونوں مرکزوں کا جامع اندر رحم میں محفوظ ہو جاتا ہے اور مناسب گرمی اور خوراک کے ذریعے نشوونما پا کر 9-10 ماہ میں بچہ کی صورت میں باہر آتا ہے۔ انسان کے اندر دس کھرب خلیے ہیں اور ہر خلیہ 46 جنین پر مشتمل ہوتا ہے سوائے جنسی خلیہ کے کہ وہ آدھے جنین پر مشتمل ہوتا ہے۔جب مذکر اور مؤنث کے خلیہ انڈہ میں جمع ہوتے ہیں تو تعداد جنین پوری ہو جاتی ہے۔اس لیے مرد کا جنسی خلیہ بھی ناقص ہے اور عورت کا بھی لیکن ملنے کے بعد کامل ہو جاتا ہے ۔بچہ میں دونوں اطراف کے جنین ہوتے ہیں اس لیے بچہ ہوبہو باپ یا ماں کے مثل نہیں ہوتا ہے کچھ نا کچھ فرق ہوتا ہے۔[5]

غیر جنسی طریقہ تولید: (Reproductive Clonning)

غیر جنسی طریقہ تولید میں مادہ تولیدی خلیہ (Egg) کے نیوکلس کو نکال کر اس میں جس جانور کی نقل تیار کرنی ہے اس کے جسم کے کسی بھی غیر تولیدی خلیہ یعنی egg اور سپرم کے علاوہ باقی تمام خلیے کے وراثتی مادہ کو داخل کیا جاتا ہے۔پھر اس انڈے سے بجلی گزاری جاتی ہے جس سے تقسیم کرتے کرتے پورا جانور بنا دیا جاتا ہے ۔حیوانات میں کلوننگ کی تاریخ نصف صدی سے زیادہ پر محیط ہے۔ لیکن سائنسدانوں کو حیوانی کلوننگ میں مکمل کامیابی 1997ء میں حاصل ہوئی،جب اسکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر " ایان وولمٹ " نے "روزلین انسٹی ٹیوٹ " کے تحت ایک ایسی بھیڑ کی پیدائش کا تجربہ کیا جو کلوننگ کے ذریعے پیدا کی گئی تھی۔[6] اور کلوننگ کا آخری کامیاب تجربہ 2012ء "نوری" بکری کے نام سے شیر کشمیر

یونیورسٹی انڈیا میں کیا گیا۔[7]

کلوننگ کی اقسام

کلوننگ کی بنیادی طور پر تین اقسام ہیں:

نباتاتی کلوننگ 2- حیوانی کلوننگ 3- انسانی کلوننگ

نباتاتی کلوننگ:

اس طریقہ کار میں ایک نسل کا پودا لے کر اس کے آر این اے میں پودوں کو سب سے زیادہ لاحق ہونیوالی بیماری کا وائرس ڈال دیا جاتا ہے اس طریقہ سے جو پودا تیار ہوتا ہے اس میں وائرس کے خلاف مکمل مدافعت موجود ہوتی ہے پھر اس پودے کے مزید کلون تیار کر لے جاتے ہیں جو سب کے سب وائرس سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اس طرح اس کلون شدہ پودے کا اندرونی نظام بھی اس پہلے پودے جیسا ہو گا جس کا کلون تیار کیا گیا ہے۔[8]

حیوانی کلوننگ:

کسی ایک نسل کے دو جانور لیکر ان میں سے ایک کا میمری سیل لے لیا جاتا ہے اور اس کو مزید نشو نما کے لیے لیبارٹری میں رکھ دیا جاتا ہے۔ اس طرح تقسیم کے عمل کے بعد خلیات کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے جو ہو بہو پہلے کی نقل ہوتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے جانور کا بیضہ لیکر اس کا مرکزہ الگ کر دیا جاتا ہے پھر میمری سیل اور بیضہ کو ملا دیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں بچہ کی پہلی حالت بننا شروع ہو جاتی ہے اور کثیر تعداد میں ایمبریو کو اس جانور میں رکھ دیا جاتا ہے جس سے انڈہ لیا گیا تھا۔ اس طرح مقررہ مدت کے بعد جو بچہ پیدا ہو گا وہ بالکل اسی جانور کی کاپی ہو گا جس کا میمری سیل استعمال کیا گیا تھا۔[9]

نباتاتی اور حیوانی کلوننگ حکم:

اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور زمین میں جتنی بھی چیزیں ہیں سب اس کے ماتحت کر کے اسے ان پر فوقیت دی گئی ہے تاکہ بوقت ضرورت ان کو استعمال میں لا کر اپنی جائز ضروریات کو پورا کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأَيَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾[10]

اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس سب کو اس نے اپنی طرف سے

تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں
ہیں جو غور و فکر سے کام لیں"۔

اسی طرح جانوروں کو بھی انسان کے فائدے کے لیے پیدا کیا گیا ہے جو مختلف حالات میں اس کے کام آتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿وَٱلْخَيْلَ وَٱلْبِغَالَ وَٱلْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾[11]۔

اور گھوڑے، خچر اور گدھے اسی نے پیدا کیے ہیں تاکہ تم ان پر
سواری کرو، اور وہ زینت کا سامان بنیں۔ اور وہ بہت سی ایسی چیزیں
پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں ہے"۔

زمین میں نباتات کو بھی انسان کے فائدے کے لیے بنایا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يُنبِتُ لَكُمْ بِهِ ٱلزَّرْعَ وَٱلزَّيْتُونَ وَٱلنَّخِيلَ وَٱلْأَعْنَـٰبَ وَمِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَأَيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾[12]۔

"اسی سے اللہ تمہارے لیے کھیتیاں، زیتون، کھجور کے درخت، انگور اور ہر
قسم کے پھل اگاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان سب باتوں میں ان لوگوں کے
لیے بڑی نشانی ہے جو سوچتے سمجھتے ہوں"۔

شریعت اسلامیہ میں نباتات وحیوانات سے استفادے کی اجازت ضرورت کی حد تک دی گئی ہے۔ اگر اس اصول کو مد نظر نہ رکھا جائے تو یہ جانوروں کو نقصان پہنچانے اور مال کو ضائع کرنے کے مترادف ہو گا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"ما من انسان يقتل عصفوراً فما فوقها بغير حقها إلا سأ اله الله عز و جل عهنا، قال: وما حقها؟ قال: يذبحها ويأكلها، ولا يقطع رأسها فيطر حها"۔[13]

دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے مال کو ضائع کرنے سے منع کیا ہے:

"نهى رسول الله ﷺ عن قيل وقال و كثرة السؤال، وإضاعة المال"۔[14]

پہلی حدیث میں تکلیف دینے اور بغیر ضرورت کے قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے اور دوسری حدیث میں مال کو بغیر کسی وجہ کے ضائع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء نے جانوروں کی کلوننگ کے لیے اس شرط کو لازمی قرار دیا ہے کہ انہیں کسی قسم کی ایذا پہنچانا مقصود نہ ہو۔[15]

نباتاتی اور حیوانی کلوننگ شرائط:

اسلامک فقہ اکیڈمی اردن نے اس ضمن میں درج ذیل شرائط ذکر کی ہیں:

1. کلوننگ کے اس طریقہ کار میں شرعی طور پر کوئی مفید مصلحت پائی جاتی ہو۔

2. اس کلوننگ کا مقصد اللہ کی تخلیق میں بگاڑ نہ ہو۔

3. اس عمل میں نقصانات فوائد سے متجاوز نہ ہوں۔

4. اس کی بناء پر جانورں کو ایذا اور تکلیف نہ ہو اس لیے کہ ان بے زبان جانوروں کو اذیت دینا شریعت اسلامیہ میں حرام ہے۔[16]

مجمع الفقہ الاسلامی جدہ کا فیصلہ:

مجمع الفقہ الاسلامی جدہ نے کلوننگ اور جنیٹک انجینئرنگ کی ٹیکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے جراثیم، باریک جانداروں، پودوں اور حیوانوں کے میدانوں میں اصول و مصالح اور ازالہ مفاسد کے شرعی ضوابط کی پابندی کرتے ہوئے ان سے استفادہ کو شرعاً جائز قرار دیا ہے۔[17]

انسانی کلوننگ کی تعریف:

انسانی کلوننگ میں انسانوں کی پیدائش کے لیے مرد و عورت کے سپرم اور بیضہ ملنے یا جنسی عمل کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی اور مزید یہ کہ جو انسان پیدا ہوگا وہ اسی انسان کے ہم شکل ہوگا جس کا میمری سیل لیا گیا اور ایسے ہم شکل انسان ایک نہیں درجنوں کی تعداد میں پیدا کیے جا سکیں گے۔

Definition of Human Cloning:

"The term 'cloning', while used in a general sense to refer to the production of genetic copies of individual organisms or cells without sexual reproduction, involves a number of different techniques, including embryo splitting; somatic cell nuclear transfer into an enucleated egg; and development of cell lines, derived from a somatic cell, in cell culture. Types of cloning may also be distinguished according to the organism in question and to the purpose for which the technique is employed. Human cloning, for example may be subdivided according to the purposes for which it is carried out reproductive cloning, basic research and therapeutic cloning"۔[18]

انسانی کلوننگ کے طریقہ کار

جنین کلوننگ:(EmbryoCloning)

اس طریقہ میں جب بیضہ پر کلوننگ کا عمل کرکے اسے زرخیز کر لیا جاتا ہے تو اس میں تقسیم کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اس سے کئے خلیے پیدا ہوتے ہیں۔ جنہیں بعد ازاں مختلف مادہ کے رحم میں رکھ دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار میں ایک خلیہ سے کئی کلون حاصل کئے جاسکتے ہیں۔[19]

جنین کلوننگ کا حکم:

جنین کلوننگ میں فقہی اکیڈمی اردن اور دوسرے اجتماعی اجتہادی اداروں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ فقہی اکیڈمی اردن کے ہونے والے اجلاس میں بحث و مباحثے کے بعد بعض معتبر علماء نے اس طریقے کو درست مانا ہے جبکہ باقی فقہی اکیڈمیز کے نزدیک یہ طریقہ حرام ہے۔[20]

مجوزین کے دلائل:

مجوزین کا کہنا ہے کہ جنین کلوننگ جائز ہے اور اس کے اصول و قواعد وہی ہیں جو ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ہیں اور وہ بالاتفاق تمام علماء کے ہاں جائز ہے۔ چوں کہ یہ سارا عمل زوجین کے درمیان کیا جاتا ہے اور اس میں کسی تیسرے فرد کی مداخلت بھی نہیں ہوتی، اگر عورت کو حمل ٹھہرنے میں مشکلات ہوں تو اس صورت میں جائز ہے۔

1. اس ٹیکنالوجی کی بدولت مرد و عورت کے بانجھ پن کا علاج کیا جاتا ہے۔ وہ مرد جس کے سپرم کمزور ہوں یا بہت ہی تھوڑی مقدار میں ہوں اسی طرح وہ عورت جس کو حمل کے ٹھہرنے میں مشکلات ہوں تو اس ٹیکنالوجی کی بدولت اسکا علاج کیا جاتا ہے۔
2. اس ٹیکنالوجی کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ جینیٹک ٹیسٹ کے ذریعے موروثی امراض کی تحقیق میں مدد ملتی ہے جو بعض بچوں میں نقائص کا سبب بنتے ہیں۔ لیبارٹری ٹیسٹ کے ذریعے ان کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ اور اس طرح لاکھوں بچوں کی ناقص الخلقت پیدائش کو روکا جاسکتا ہے۔[21]

مانعین کے دلائل:

1. اس میں جو مصلحتیں ہیں وہ جزوی قسم کی ہیں۔ بانجھ پن میں مبتلا چند خاندانوں کے افراد کو اس سے فائدہ ہوگا لیکن ہمارے زمانے میں امانتداری نہ ہونے کی بنا پر اس کے مفاسد کا غلبہ بڑھ جائے گا۔ اس لیے سدِ ذرائع کے طور پر اس سے منع کیا گیا ہے۔

2. نطفہ انسان کی اصل ہے جب وہ قرار پا جائے تو اس کے بعد اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا یا اس مقصد کے لیے حمل کو گرانا انسانی عظمت کے خلاف ہے۔

3. جو خطرات بالغ ڈی این اے کلوننگ میں وہ اس میں بھی پائے جاتے ہیں اس لیے جائز نہیں۔[22]

معالجاتی کلوننگ: (Therapeutic Clonning)

معالجاتی کلوننگ کسی بیمار شخص کے جسم سے بالغ ڈی این اے لیکر مصنوعی طریقے پر اس سے مکمل عضو یا اعضاء دل، لبلبہ، جگر وغیرہ بنا کر اسی بیمار شخص کے جسم میں اس کی پیوندکاری کرنے کے عمل کا نام ہے ۔ یہ کلوننگ ابھی تصوراتی ہے لیکن سائنس دان اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ معالجاتی کلوننگمیں وہ جنین استعمال ہو گا جس کے لیے جسمانی خلیہ کا مرکزہ استعمال کیا گیا اور پھر اس جنین کے ابتدائی خلیات حاصل کیے گئے ہوں۔[23]

"Cloning designed as therapy for a disease. In therapeutic cloning, the nucleus of a cell, typically a skin cell, is inserted into a fertilized egg whose nucleus has beenremoved.The nucleated egg begins to divide repeatedly to form a blastocyst. Scientists thenextract stem cells fromthe blastocyst and use them to grow cells that are a perfect genetic match for the patient.Thecells created via therapeutic cloning can then be transplanted into the patient to treat a disease from which the patient suffers. In contrast to the goal of therapeutic cloning, the goal of reproductive cloning is to create a new individual, an idea that has stirred great controversy and met with almost uniform disapproval.[24]

معالجاتی کلوننگ کے کامیاب تجربات:

سائنسدانوں نے کافی کوشش اور جدوجہد کے بعد انسانی اعضاء کے بنانے میں نہ صرف کامیابی حاصل کرلی ہے بلکہ اس کو مختلف انسانوں میں پیوند بھی کیا جا چکا ہے۔

جاپانی سائنسدانوں نے سٹم سیلز ٹیکنالوجی کی مدد سے مصنوعی انسانی جگر تیار کرنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔ اس جگر کے لیے سٹم سیلز انسانی خون اور جلد سے حاصل کیے گئے تھے۔[25]

امریکی سائنسدانوں نے سٹم سیلز سے انسانی دل کا ٹشو تیار کر لیا ہے۔ فطری طور پر سکڑنے کی صلاحیت ٹشو کو انسانی اعضاء کی تیاری میں اہم پیش رفت قرار دیا گیا ہے۔ پٹسبرگ یونیورسٹی کے ماہرین نے انسانی جلد سے حاصل کردہ پلوروپیوٹنٹ سٹم سیلز سے انسانی دل تیار کیے ہیں جنہیں پری کرسر سیلز کا نام دیا گیا ہے۔[26]

برطانوی سائنسدانوں نے سٹم سیلز کی مدد سے انسانی اعضاء کی تیاری کا کام لیبارٹری میں شروع کر رکھا ہے اس سلسلے میں انسانی ناک اور کان کے ساتھ ساتھ خون کی نالیاں بھی تیار کی جارہی ہیں۔ انہوں نے اپنی لیبارٹری میں ایک برطانوی شہری کی ناک تیار کی جس کی ناک کینسر کی وجہ سے ضائع ہو گئی تھی۔ محققین نے اس کی چربی سے سٹم سیلز لے کر دو ہفتوں کے لیے انہیں لیبارٹری میں نمو دی اور اس کے بعد اسے بڑھنے کے لیے اس شخص کے بازو سے پیوند کر دیا گیا تھا۔[27]

معالجاتی کلوننگ کا حکم:

مصر کے مشہور عالم دین ڈاکٹر نصر فرید کھتے ھیں سہ ایسا طریقہ علاج جس میں انسانی خلیوں کا انتقال علاج کی غرض سے ہو اور اس میں نسب کے اختلاط کا بھی خدشہ نہ ہو، نیز ان اعضاء کی پیوند کاری مریض کی اپنی ذات کے لیے ہو یا کسی دوسرے انسان کے عضو بنانے کے لیے اگر شفاء کی امید ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس لیے کہ ساری کائنات کو انسان کے فائدے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔[28]

ڈاکٹر حسن علی شاذلی لکھتے ہیں:

> "پیوند کاری کے وہ تمام طریقے جس میں کسی انسان کے پورے جسم میں کسی جگہ سے بھی خلیہ حاصل کیا جائے اور دوسرے انسان کو آلات طبیہ کے ذریعہ منتقل کیا جائے تو اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔[29]

معاصر علماء اور اسلامی فقہی اکیڈمیز نے انسانی اعضاء کی کلوننگ کو چند شرائط کے ساتھ اس کے مقاصد کے تحت جائز قرار دیا ہے۔[30]

معالجاتی کلوننگ کی شرائط:

1. کسی جنین کو اعضاء کی کلوننگ کے لیے مخصوص کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر اسقاط حمل شرعی یا طبی عذر کی بناء پر ہو تو اس سے اعضاء کی پیوند کاری کی گنجائش ہے۔
2. انتقال خلیہ کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ مرنے سے پہلے وہ شخص جس کا خلیہ لیا جائے، اس نے

موافقت کی ہو اور وفات پا جانے کے بعد اس کے ورثاء اس کے ساتھ موافقت کریں اور اگر کوئی لاوارث آدمی ہے تو اس کے خلیوں سے استفادہ کے لیے حاکم وقت کی اجازت ضروری ہو ہے۔

3. حیوانی جنین سے اعضاء کے لیے پیوند کاری جائز ہے۔ بشرطِ کہ اس سے شرعی حدود کو پار کرنا لازم نہ آئے۔

4. جس جگہ سے خلیہ لیا جا رہا ہے وہ محل شرعاً مشروع ہو اور جو چیز اس پیوند کاری سے حاصل کی جا رہی ہے وہ بھی مشروع ہو۔

5. اس کو ذریعہ معاش نہ بنایا جائے۔

6. قابل اعتماد کمیٹی کی نگرانی میں اعضاء کی پیوند کاری کی جائے۔

7. میاں بیوی کے علاوہ "نر و مادہ" کے جنسی مواد کا انتقال نہ کیا جائے اس لیے کہ ان (جنسی خلیوں) میں ان لوگوں کی خصوصیات ہوتی ہیں جن سے یہ لیے جاتے ہیں۔

8. اعضائے مخصوصہ کی پیوند کاری جائز نہیں اور اس کے علاوہ تناسلی آلات کو شدید ضرورت کی بنا پر پیوند کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ ڈاکٹر یہ تصدیق کرے کہ اس سے موروثی صفات منتقل نہ ہوں گی۔[31]

بالغ ڈی این اے کلوننگ:(Adult DNA Cloning)

بالغ ڈی این اے کلوننگ سے وہ عمل مراد ہے جن میں ایک بیضہ یا جنین سے اس کا ڈی این اے الگ کر دیا جاتا ہے اور ایک بالغ جانور یا انسان کے جسمانی خلیہ کا ڈی این اے اس کی جگہ لگا دیا جاتا ہے اور پھر اس بیض جنین کو جسمانی خلیے کے ڈی این اے کے ساتھ نمو کے مراحل سے گزارا جاتا ہے ڈولی نامی بھیڑ کی کلوننگ کے لیے یہی طریقہ اختیار کیا گیا تھا۔ اس طریقے میں انسان کے جسم کے کسی بھی حصے سے جسمانی خلیہ لے کر اس کے کسی نیوکلیئس کو نکال کر خاتون کے سائٹوپلازم سے خالی بیضہ میں ڈالا جاتا ہے۔ پھر اس عورت کے رحم میں نشو و نما کے لیے رکھا جاتا ہے تا کہ وہ ایک کامل جنین بن سکے اور پھر اس سے وہ ایک کامل بچہ، جو صفات اور شکل کے اعتبار سے ان کے مشابہ ہو گا جن کا خلیہ استعمال کیا گیا ہے۔[32]

انسانی کلوننگ کی صورتیں:

1. کسی مادہ کے سیل سے نیوکلس لے کر دوسری مادہ کے بیضہ میں ڈال دیا جائے اور پھر رحم میں اس کی

پرورش کی جائے۔

2. کسی عورت کے سیل کا نیوکلس لیا جائے اور پھر اسی عورت کے بیضہ میں داخل کر دیا جائے۔

3. نر حیوان کے خلیے کا نیوکلس کسی عورت کے بیضہ میں داخل کر دیا جائے۔

4. مرد کے خلیے (سیل) کا نیوکلس کسی ایسی عورت کے بیضہ میں داخل کر دیا جائے جو اس کی بیوی نہ ہو۔

5. اس صورت میں موروثی مادے کا حامل نیوکلس شوہر کے خلیے سے حاصل کیا جاتا ہے اور بیوی کے بیضہ میں ڈال دیا جاتا ہے بشرطیکہ شوہر زندہ ہو گویا یہ زوجین کے درمیان غیر جنسی تولیدی عمل ہے۔

6. چھٹی شکل پوری یکسانیت والے جڑواں بچوں کے حوالے سے معروف ہے۔ دراصل یہ کلوننگ کی وہ شکل ہے جس میں حیوانی منویہ سے بے نیازی ناممکن ہے۔ توائم کے مانند یکساں موروثی صفات رکھنے والے ایک سے زائد بچے پیدا کرنے کی کوشش ہے۔ اس کے لیے حیوان منویہ کی مدد سے بیضہ کو رحم کے باہر بارآور کیا جاتا ہے اور بارآور خلیے کو مذکورہ انداز کی حمل کاری کے ذریعے ایک سے زائد خلیوں میں اس طرح منقسم کیا جاتا ہے کہ تمام خلیے یکساں موروثی صفات کے حامل رہیں۔

ڈاکٹر رافت عثمان کے نزدیک ابتدائی چار صورتیں حرام ہیں، جبکہ باقی دو صورتوں میں توقف کیا گیا ہے۔ اگر وہ بچہ جسمانی بناوٹ، نفسیاتی ساخت اور معاشرتی تکوین کسی بھی حوالے سے ناقص نظر آتا ہے تو حکم قطعی حرمت کا ہو گا اور اگر بچہ فطری طور پر پیدا ہونے والے بچوں جیسا دیکھا جاتا ہے تو یہ موضوع علماء کو غور و فکر پر ابھارتا ہے کہ وہ شوہر جو طبعی یعنی جنسی تولیدی صلاحیت نہیں رکھتا اس بات کا حقدار ہے کہ اس عمل کے ذریعہ انسانی کلوننگ کا راستہ اختیار کرے۔[33]

اکثر علماء اور فقہ اکیڈمیز کی رائے یہ ہے کہ انسانی کلوننگ کی مذکورہ تمام شکلیں حرام ہیں۔[34]

مجوزین کا موقف و دلائل:

بعض علماء کے نزدیک کلوننگ فی نفسہ ایک مباح عمل ہے، نیز یہ عمل اللہ کی قدرت کاملہ اور سچائی کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ﴾[35]

"عنقریب ہم ان کو دکھلائیں گے اپنی نشانیاں دنیا کے اطراف میں اور ان کے

اپنے درمیان میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ یہ برحق ہے۔

اس کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں اور اصول یہ ہے: "الاصل فی الاشیاء الاباحۃ"۔[36] اس لیے یہ عمل فی نفسہ جائز ہے۔[37]

دوسرا نقطہ نظر یہ ہے کہ محدود اور انفرادی طور پر عمل کلوننگ جائز ہے۔ کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ایک مشروع کام کو بغیر کسی دلیل کے حرام ہونے کا فتویٰ دے۔[38]

ڈاکٹر عارف علی عارف کی رائے یہ ہے کہ حمل کاری کا یہ عمل بانجھ پن کے شکار زوجین کے مابین جائز ہے جبکہ اس کے علاوہ کوئی اور دوسرا ذریعہ علاج نہ ہو ۔ اگر حال اور مستقبل میں اس سے خرابیاں پیدا ہوتی ہوں تو قاعدہ شرعیہ "سد الذرائع" کے طور پر اس سے روکا جائے گا۔[39]

پروفیسر مفتی منیب الرحمان کے نزدیک اگر بیوی کے بیضہ کے خلیہ سے ڈے این اے نکال کر شوہر کے جسمانی، غیر جنسی خلیہ کا ڈے این اے اس میں داخل کر کے اسی بیوی کے رحم میں رکھ دیا جائے تو اسے جائز ہونا چاہیئے۔[40]

نفس واحد سے انسانیت کی تخلیق:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ﴾[41]

"اے لوگو اس رب سے ڈرو جس نے تم کو نفس واحد سے پیدا فرمایا ہے"۔

انسان کی پیدائش بھی چونکہ ایک خلیہ سے ہوئی ہے اس لیے اس آیت کے تحت انسانی کلوننگ کا عمل جائز ہے۔ کیونکہ کلوننگ میں بھی ایک ہی خلیہ سے پیدائش عمل میں آتی ہے۔

ح ض رت آدمؑ وح ض رکتپیدعئشنی یؑ

ح ض رت آدمؑ اور ح ض رت ع ی س یؑ ک ی ت خ ل ی ق ب ھ ی ب غ ی ر ب اپ ک ے ہ وئ ی ان ک ی پ ی دائ ش م ی ں ہے۔ اس لیے صرف نر یا مادہ کے سیل سے انسانوں کی کلوننگ بھی جائز ہونی چاہیئے۔

حضرت حوّا کی پیدائش:

حضرت حوّا علیہا السلام کی پیدائش میں بھی کسی دوسری شخصیت کا کوئی عمل دخل نہیں ہے ان کی پیدائش صرف ایک شخصیت حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اس لیے اس واقعہ سے بھی انسانی کلوننگ کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے۔

مرغی کی مثال:

مرغی بغیر مرغے کے انڈہ دیتی ہے جو کہ حلال ہے اور بعد ازاں چوزے نکلنے تک مذکر کا کوئی کردار شامل نہیں ہوتا اور کلوننگ میں بھی نر کا کوئی کردار شامل نہیں ہوتا لہذا اس سے معلوم ہوا کہ انسانی کلوننگ کا عمل جائز ہے۔

تعدد اوومکا ملاپ(ovum):

اگر ایک عورت کا اووم (ovum) جو خوردبین کے بغیر نظر نہیں آسکتا ،اگر وہ کسی طریقے سے دوسری عورت میں منتقل ہو جائے اور وہ عورت حاملہ ہو جائے تو یہ صحیح ہو گا لہذا انسانی کلوننگ بھی جائز ہونی چاہیے۔[42]

مانعین کا موقف ودلائل:

بالغ ڈی این اے کلوننگ اور جنین کلوننگ کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اس کائنات میں کوئی بھی طریقہ غیر مناسب نہیں رکھا بلکہ ہر طریقہ عین فطرت ہے۔ اگر انسانی خواہش کے مطابق انسانی کلوننگ کی اجازت دے دی جائے تو اس نہ صرف معاشرتی نظام خراب ہو گا بلکہ انسانیت کے لیے لاتعداد مسائل کھڑے ہو جائیں گے جن کا ھم تصور بھی نہیں کر سکتے ،نیز ہم جنس پرستی، اختلاط نسب، پیسہ کا ضیاع اور تغیر خلق اللہ کی وجہ سے بھی انسانی کلوننگ کا یہ عمل حرام ہے۔[43]

نکاح کی نفی:

باری تعالیٰ نے ہر چیز کو جوڑے کی صورت میں بنایاھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾[44]

اور ہر چیز کو ہم نے جوڑے پیدا کیا ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

کلوننگ کے طریقے سے بچے لینے کی صورت میں اس آیت سے ٹکراؤ پیدا ہو گا اور اس طرح انسان تجرد کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو گا جو انسانیت کی تذلیل اور حقوق انسانی کے خلاف ہے، نیز اس صورت کو اختیار کرنے سے نکاح جو انسانوں پر خاص عنایت الہیٰ ہے وہ ختم ہو جائے گا، اسي طرح انسانیت اور حیوانیت میں امتیاز باقی نہیں رہے گا۔

ڈاکٹر یوسف قرضاوی لکھتے ہیں:

"لوننگ کی جو کچھ معلومات ہم تک پہنچ رہی ہیں وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس

سے رشتہ ازدواج کی بیخ کنی ہوتی ہے اور اس کائنات میں سنت زوجیت پر ضرب پڑتی ہے جس میں ہم زندگی گزار رہے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے انسانوں کے مرد اور عورت کی شکل میں جوڑے بنائے ہیں اسی طرح سے حیوانات میں چرند' پرند' کیڑے' مکوڑے اور دیگر اصناف میں نر و مادہ بنائے ہیں اور عام نباتات میں بھی یہ سنت قائم و دائم ہے۔ جدید علوم سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جوڑے یا زوجیت کا شعور جمادات میں بھی موجود ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ بجلی مثبت اور منفی عناصر سے عبارت ہے یہاں تک کہ ایک ذرے کے اندر بھی الیکٹران اور پروٹان کی شکل میں یہ حقیقت جلوہ گر ہے۔ اس کے برعکس کلوننگ ایک جنس واحد کی تکرار اور دوسری جنس سے لاتعلقی کو فروغ دیتی ہے"۔[45]

نسب انسانی کا خاتمہ:

انسانی کلوننگ کے ناجائز ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس سے نسب محفوظ نہیں رہتا جبکہ اسلام میں نسب کو بنیادی حیثیت حاصل ہے فطری قانون ہے کہ انسان کا نسب باپ کی طرف سے چلتا ہے لیکن کلوننگ میں اس کی نسبت ماں کی طرف ہوگی۔ اگر اس کا جنسی خلیہ بعینہٖ ہی استعمال ہوا ہو یا اس عورت سے جس کے رحم میں جنین نے پرورش پائی ہو۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر یوسف قرضاوی لکھتے ہیں:

"جس انسان سے مادہ لیکر کلوننگ کی جائیگی اور جو نومولود ہوگا ان میں کیا رشتہ و تعلق ہوگا یہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مولود ایک الگ وجود رکھتا ہے چاہے وہ اپنے محسن ہمزاد کی مکمل اور متماثل جسمانی عقلی صفات رکھتا ہو لیکن وہ ایک معنی میں دوسرا وجود ہی نہیں ہے۔ بلکہ ان دونوں میں صرف زمانی اختلاف ہے دیگر صفات کی مماثلت کے باجود مولود ایک نئی شخصیت میں ڈھل جائے گا جب اس کو مختلف ماحول اور ثقافت میسر آئیگی چونکہ عقیدہ طرز اور معرفت کسب کیے جاتے ہیں وراثت سے سرشت کا حصہ نہیں بن جاتے اس طرح یہ نیا شخص ہی شمار ہوگا لیکن اس کا اپنے سینئر سے کیا رشتہ ہوگا یہ کیا وہ بیٹا ہوگا یہ بھائی ہوگا یا لاتعلق ہوگا یہ ایک بنیادی سوال اٹھے گا بعض لوگ قیاس کرتے ہیں کہ وہ بیٹا ہوگا کیونکہ وہ اس کا جزء ہے لیکن یہ بات اسی وقت منطقی ہوگی جب کہ

مادہ منویہ رحم میں ڈالا جائے اور طبعی طریقے پر اس کی ولادت ہو"۔[46]

کلوننگ سے پیدا ہونے والے بچے کا تعلق والدین سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے جو کہ مذہبی، عقلی، قانونی اور معاشرتی اعتبار سے فساد کا سبب ہو گا۔ اس وجہ سے اسلام میں ایسی کلوننگ کی اجازت نہیں دی جا سکتی کیونکہ شریعت نے نسب کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔ ڈاکٹر مفتی عبد الواحد صاحب کلوننگ سے پیدا ہونے والے بچے کے نسب کے بارے میں لکھتے ہیں:

"نسب کے بارے میں موٹی سی بات یہ ہے کہ کلوننگ سے حاصل ہونیوالا کوئی بھی انسان ثابت النسب نہیں ہو گا۔ کلوننگ میں چونکہ باپ کا جنسی خلیہ سرے سے استعمال ہی نہیں ہوتا اور ماں کا جنسی خلیہ بعینہ استعمال نہیں ہوتا بلکہ کسی جسمانی خلیہ کے مرکزہ سے تبدیل کر دیا جاتا ہے اس لیے یہ ماں اور باپ دونوں میں سے کسی سے بھی ان نسب ثابت نہیں ہو گا خواہ بیوی کے بیضہ انثی کے مرکزہ کو شوہر کے جسمانی خلیہ کے مرکزہ سے تبدیل کیا گیا ہو اور بیوی ہی کے رحم میں جنین نے پرورش اور نشوونما پائی ہو"۔[47]

کائناتی تنوع کی مخالفت:

اللہ رب العزت نے کائنات میں تنوع کو پسند کیا ہے جبکہ کلوننگ کی صورت میں مخلوق میں یکسانیت پیدا ہونے سے انسان میں رنگ و نسل کا فرق بھی ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح اللہ کی تخلیق میں کہیں بھی کسی قسم کا نقص نہیں ہر اعتبار سے کامل واکمل ہے جبکہ کلوننگ کے جو تجربات سامنے آئے ہیں ان کے نقائص عیاں ہیں۔ پس کلوننگ کو اختیار کرنے سے جہاں کائناتی تنوع کی مخالفت لازم آئے گی وہاں ناقص پیدائش بھی عام ہو گی اور انسان کی ناقص تخلیق انسانیت کی توہین ہے کیونکہ قرآن کریم میں انسان کی پیدائش کو سب سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾[48]۔

ہم نے پیدا کیا آدمی کو بہتر سے بہتر صورت میں۔

تقویم ایک خاص پیمانہ ہے جس پر کلوننگ کا طریقہ کار پورا نہیں اترتا۔ کائناتی تنوع کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفاً أَلْوَانُهَا﴾[49]۔

"کیا آپ نے اس کی طرف نظر نہیں کی کہ اللہ نے آسمان سے پانی

اتارا پھر ہم نے اس سے مختلف رنگوں کے پھل نکالے"۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ﴿وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَالِكَ﴾[50]۔

اور اسی طرح انسانوں اور جانوروں میں بھی بعض ایسے ہیں ان کے رنگ مختلف ہیں۔

ان آیات کی وضاحت کرتے ہوئے شمیم اختر قاسمی لکھتے ہیں:

"اگر اللہ کا یہ نظام جاری وساری نہ ہوتا تو یقیناً معاشرہ کا مزاج درہم برہم ہو کر رہ جاتا گویا خدا نے جو بھی پیدا کیا اس میں کہیں پر نقائص کا شبہ نہیں۔ دنیا میں نہ جانے کتنے انسان وحیوان، چرند، پرند و پہاڑ اور پودے وغیرہ ہیں ہر چیز کی ایک پہچان ہے یہاں تک اس کے پہچانے کا ایک پیمانہ بھی مقرر ہے جبکہ انسانی کلوننگ میں مختلف قسم کی خامیاں اور نقائص کی خبریں مل رہی ہیں"۔[51]

معاشرتی مشکلات میں اضافہ:

انسانی کلوننگ سے ایسے معاشرتی مسائل جنم لیں گے جن پر کنٹرول کرنا انسان کے بس کی بات نہیں ہوگی۔ گھر، دفاتر، تعلیمی مراکز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے معاملات کو سمجھنے اور چلانے میں بہت زیادہ مشکلات پیدا ہوں گی۔

ڈاکٹر یوسف قرضاوی لکھتے ہیں:

"ایک ایسی درسگاہ کا تصور کیجئے جس میں کلوننگ سے پیدا شدہ طلبہ زیر تعلیم ہیں کس طرح استاد ان طلبہ کی شناخت کا معاملہ حل کر سکے گا وہ کیسے معلوم کرے گا ان میں کون کون ہے؟ اس طرح ایک تفتیش کرنے والا پولیس آفیسر ارتکاب جرم پر مجرم کو کیسے گرفتار کر سکے گا جب ایک ہی چہرے قد و قامت اور انگلیوں کے نشانات رکھنے والے بیسوں افراد جائے واردات پر موجود ہوں یا اسی طرح ایک شوہر اپنی بیوی کو کس طرح پہچانے گا جب کہ اس کے سامنے سب کی مشابہ یا فوٹو کاپی کی گیو عورتیں ہوں وغیرہ وغیرہ"۔[52]

تغیر لخلق اللہ:

انسانی کلوننگ کے عدم جواز کی ایک دلیل یہ ہے کہ یہ ایک شیطانی عمل ہے جو تغیر لخلق اللہ کے مترادف ہے کیونکہ یہ خدائی تخلیق کو بگاڑنا ہے اور خدا کی مخلوق میں تخریب کاری ہے جو شیطان کا

وعدہ تھا: ﴿وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ﴾ [53]

"میں ان کو حکم دونگا کہ وہ اللہ کی تخلیق کو بدل دیں گے"۔

شیطان اپنے وعدہ کی تکمیل میں انسان کو جھوٹے وعدے اور امید دلاتا رہتا ہے اسی طرح انسانی کلوننگ میں پوری انسانیت کو دھوکہ اور جھوٹ میں مبتلا کیا جارہا ہے جس کے خطرناک نتائج پوری انسانیت کے لیے تباہ کن ہیں۔ سید طنطاوی لکھتے ہیں:

"ان الاسلام لیس ضد العلم، ولکن خروج انسان من غیر امتزاج ماء الرجل بماء الانثی حرام"۔[54]

غیر فطری طریقہ تولید:

انسانی کلوننگ میں خلیہ کا استعمال یک طرفہ ہوتا ہے کیونکہ اس میں مرد کا خلیہ لیکر اس کا جنین تیار کرواکر عورت کے رحم میں رکھ دیا جاتا ہے اس صورت میں مرد کے نطفہ کی اہمیت نہیں بلکہ خلیئے کا عمل دخل ہے یہ طریقہ تولید قرآن کے مخالف ہے کیونکہ قرآن نے جو انسانی فطری طریقہ تولید بیان کیا ہے اس میں زوجین کے جنسی خلیوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ﴾ [55]

"بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفہ سے پیدا فرمایا ہے"۔

فقہا کے ہاں پیدائش کے فطری طریقے کے علاوہ تمام طریقے ممنوع ہیں۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے مسئلہ کے ذیل میں اس کے عدم جواز کے دلائل میں سے ایک دلیل یہ بھی گزری ہے کہ متذکرہ بالا طریقہ غیر فطری ہے۔ تو جب ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں جنسی خلیہ کے غیر فطری عمل سے بآور ہونے کی اجازت نہیں تو غیر جنس خلیہ سے بار آوری کس طرح جائز ہوسکتی ہے۔ [56] کلوننگ کے عمل میں اگر کسی عورت کے رحم کو عاریۃً یا اجرۃً استعمال کیا جائے تو یہ بھی ناجائز اور حرام ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے "لا یعار الفرج"۔[57] رحم و فرج کو عاریت پر نہیں دیا جائے گا۔ جب ان کو عاریت کی بجائے اجرت پر لیا جائے تو یہ بطریق اولیٰ حرام ہوگا۔[58]

کلوننگ عبث فی الخلق ہے، کیونکہ اس میں حیات انسانی کی بقا نہیں ہے، حیات انسانی کی بقاء فطری طریقوں پر ہے، اپنی منکوحہ سے یا مملوکہ سے مباشرت۔[59] جس عورت کے رحم میں کلوننگ کے

عمل سے خلیہ داخل کیا جائیگا اسکی بے پردگی ہوگی۔[60]

انسانی کلوننگ کے مفاسد کا غلبہ:

یہ ایک حقیقت اور طے شدہ بات ہے کہ کلوننگ کے ممکنہ فوائد بہت کم ہیں اور ان کے واقعی اور یقینی مضمرات کے پھیلاؤ کا دائرہ بہت وسیع ہے اور فقہی قاعدہ ہے: "لاضرر ولا ضرار فی الاسلام"۔[61]

نقصان اٹھانا اور نقصان پہنچانا اسلام میں جائز نہیں ہے۔

پس اس لحاظ سے کلوننگ کو ناجائز قرار دینا لازم ہے۔ انسانی کلوننگ کا فائدہ جو بھی ہو لیکن شریعت میں مفاسد کا دفاع ان کے کسب منافع پر مقدم ہے اس لیے کہ کسب میں منافع اور مقاصد کے درمیان تعارض آجائے تو شرعاً دفع منافع وجلب منافع پر مقدم ہوتا ہے۔ قاعدہ یہ ہے: "المفاسد جلب المنافع ای رفعھا وزالتھا فاذا تعارضت مفسدہ ومصلحۃ فدفع المضرۃ مقدم فی الغالب"۔[62]

علامہ شاطبی لکھتے ہیں: "المضرۃ ا ذا کانت ہی الغالبۃ بالنظرالی المصلحۃ فی حکم الاعتبار فرفعھا ہو المقصود شرعا ولاجلہ وقع النہی"[63]۔

اگر کسی کام میں مضر پہلو اس کے مفید پہلوؤں پر غالب ہو تو اس کو ہٹانا شرعا مقصود ہے اور لوگوں کو اس چیز سے روکا جائے گا۔

کلوننگ میں کوئی فائدہ نہیں اور اگر فائدہ ہے بھی تو قابل حصول نہیں ہر جائز فائدہ قابل حصول نہیں ہوتا اگر کلوننگ کے فوائد قابل حصول ہیں بھی تو کلوننگ میں نقصانات کا پلہ فوائد پر بھاری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکی صدر بل کلنٹن نے انسانی کلوننگ پر خرچ ہونیوالے فنڈ روک دئے تھے۔[64]

انسانی کلوننگ کے عدم جواز پر علماء کا اجماع:

ڈاکٹر نصر فرید نے انسانی کلوننگ کے عدم جواز پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے:

"ان الاجماع قائم علی ان استنساخ البشر غیر جائز ،من الناحیۃ العلمیہ الطبیہ والانسانیہ، بل ومن الناحیۃ الاخلاقیۃ و الاجتماعیۃ"[65]۔

مجوزین کے دلائل کا جواب:

1. نفس واحد سے کلوننگ کے جواز پر استدلال درست نہیں ہے کیونکہ کلوننگ کی بنیاد خلیہ پر ہے جبکہ خلیہ جاندار چیز ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے جو بے جان چیز ہے اس

لیے اس آیت کریمہ سے کلوننگ کا اثبات درست نہیں ہے، نیز نفس واحدۃ سے خلیہ مراد لینا اولاً تو ظاہری نصوص کے خلاف ہے ثانیاً کلوننگ میں دو خلیوں کو مدار بنایا جاتا ہے جبکہ دلیل میں صرف ایک خلیہ کا ذکر ہے اس لیے دعوی دلیل پر منطبق نہیں۔[66]

2. حضرت حوّا کی پیدائش کو کلوننگ کا عمل قرار دینا یہ کلوننگ کے اصل معنی کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ہے کیونکہ کلوننگ کے مقصد سے ہو بہو مثل حاصل کرنا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام مرد تھے اور حضرت حوا عورت تھیں۔ اور دونوں کے خواص بھی ظاہری اور باطنی طور پر مختلف تھے۔ لہذا اس پیدائش کو کلوننگ کا عمل قرار دینا خواہ اس کی ترقی یافتہ شکل کہہ لیں مطلقاً درست نہیں ہے۔

3. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کو بھی کلوننگ کی شکل کہنا گو وہ جنسی اختلاط کے بغیر پیدائش ہوئی یہ بھی ایک صریح مغالطہ ہے کیونکہ کلوننگ کا مطلب ہے ہو بہو مثل بنانا اور یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ حضرت مریمؑ کی ہو بہو مثل نہ تھے۔ حضرت مریمؑ عورت تھیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرد تھے۔ لہذا یہ پیدائش کلوننگ کے عمل سے نہ ہوئی اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش میں حضرت مریمؑ کا ہی نطفہ استعمال ہوا ہو۔ اسی وجہ سے حضرت مریم کو ان کی حقیقی ماں مانا جاتا ہے۔ اس معنی میں وہ غیر جنسی ہے کہ کسی مرد کا نطفہ استعمال نہیں ہوا لیکن حضرت مریم کے نطفے کے اس مرکزہ میں کسی تبدیلی کے بغیر استعمال کی نفی کی کوئی دلیل نہیں لہذا اس کو مکمل طور پر غیر جنسی پیدائش بھی نہیں کہہ سکتے۔[67]

4. جہاں تک مرغی کے انڈے کا تعلق ہے کہ اس میں نر کا عمل دخل نہیں ہوتا اس کا جواب یہ ہے کہ ہم سب جانتے ہیں کہ مرغی کی خوراک میں ایسے اجزاء شامل کر دیئے جاتے ہیں جو نر سے مستغنیٰ کر دیتے ہیں۔[68] نیز یہ صورت مرغی تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ کائنات کی اور بھی کئی مخلوقات میں یہ صورت موجود ہے مثلاً سانپ کے متعلق علامہ دمیری لکھتے ہیں: ' ولیس للحایة سفاد یعرف وانما ہو التواء بعضہا علی بعض "۔[69]

یعنی نر مادہ کا معروف طریقے سے جنسی ملاپ نہیں ہوتا پس دونوں آپس میں لپٹ جاتے ہیں اسی سے مادہ میں انڈہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لہذا اس سے قیاس کرنا درست نہیں ہے۔

انسانی کلوننگ کے فوائد و نقصانات:

فوائد:

انسانی کلوننگ کا تجربہ اگر کامیاب ہو جائے تو اس کے درج ذیل فوائد حاصل ہو سکتے ہیں:

1. ذہین، نہایت طاقتور اور خوبصورت انسانوں کی کلوننگ ہو سکے گی اور انکی خصوصیات کو لازوال بنایا جا سکتا ہے۔
2. ایسے بچے جو کسی حادثہ میں ہلاک ہو چکے ہوں ان کی کلوننگ کے عمل سے بالکل ہو بہو شکل بنائی جا سکتی ہے اور یہ ایک لحاظ سے ان بچوں کو گویا دوبارہ زندگی حاصل ہونے کے مترادف ہو گا۔
3. بعض لوگوں کے ہاں صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں حالانکہ انہیں لڑکے کی بھی خواہش ہوتی ہے اس وقت کلوننگ مفید ثابت ہو سکتی ہے کہ انہیں اس عمل کے ذریعے لڑکا حاصل ہو سکتا ہے۔
4. میاں بیوی میں اولاد نہ ہونے کی وجہ سے جو پریشانی اور چپقلش ہوتی ہے وہ دور ہو سکتی ہے اور اولاد سے محروم زوجین کلوننگ سے اپنی مرضی کے مطابق بچہ یا بچی حاصل کر سکتے ہیں۔
5. والدین اپنے بچوں میں اعلیٰ کارکردگی والے انسانوں کی خصوصیات منتقل کر کے اپنی نسل کو خوب سے خوب تر بنا سکتے ہیں۔
6. کلوننگ کے عمل کے ذریعہ دنیا میں اہم ترین افراد کی تعداد میں ضرورت کے مطابق اضافہ کیا جا سکتا ہے۔
7. کلوننگ کے ذریعے عورتیں کسی مرد کے تعلق کے بغیر بھی اپنی ہم شکل بچیاں جنم دے سکتی ہیں۔
8. اس عمل سے اعضاء کی منتقلی کے لیے compatible donors کلون تیار کیے جا سکتے ہیں۔
9. اس کلوننگ کے ذریعے ایسے زوجین جن میں سے کوئی ایک یا دونوں کمزور ہیں، اور ان کے مادہ منویہ میں جرثومے بھی باقی نہیں رہے، ان کو فطری طریقے سے اولاد بھی حاصل نہیں ہو رہی تو اس وقت کلوننگ کا عمل معتبر ہے۔
10. اس کے ذریعہ مخصوص افراد اور مخصوص خصوصیات کے حامل افراد کی ہو بہو کاپیاں بنائی جا سکتی ہیں اور ان خصوصیات کو لازوال کیا جا سکتا ہے۔
11. کلوننگ کا عمل انسانیت کو ایک انقلاب کی طرف لے جائے گا اور دنیا کے تمام ذہین ترین افراد کی ذہنی اور علمی صلاحیتوں کو یکجا کیا جا سکے گا۔[70]

نقصانات:

کلوننگ ایک انتہائی مہنگا سائنسی عمل ہے جس میں کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں اس لیے وقت اور دولت کے ضیاع کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔

1. سائنس دانوں کی یہ جسارت کہ وہ ایک انسان کو اپنی خواہش اور مرضی کے مطابق تخلیق کرسکتے ہیں یا ان کی ہوبہو مثل تیار کرسکتے ہیں، فطرت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور قدرت کے کاموں میں مداخلت کے مترادف ہے۔
2. کلوننگ کا عمل تخلیقی عمل تو نہیں البتہ ایک تخریبی عمل ضرور ہے جسے خدائی تخلیقات کو بگاڑنے کا عمل کہا جاسکتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ تبدیلی خلقت کا فعل جھوٹے وعدے کرنے اور انسانیت کو دھوکہ دینا ہے۔
3. ماضی میں بھیڑوں، چوہوں، مویشیوں اور مختلف جانوروں پر کلوننگ کے تجربات کیے جاچکے ہیں۔ بعض میں فوری طور پر نقائص سامنے آگئے اور بعض میں چند دنوں یا مہینوں کے بعد ناقابل علاج نقائص اور بیماریاں پیدا ہوگئیں اور سائنس دانوں نے اس عمل کا اظہار بھی کیا ہے کہ کلون شدہ انسانوں میں بھی یہ سارے عوامل اور نقائص لازمی طور پر موجود ہوں گے۔
4. ڈولی نامی بھیڑ کلوننگ کے دوران تقریباً سات سو بیضوں پر تجربات کے بعد صرف ایک تجربہ ہی کامیاب ہوسکا۔ یعنی کامیابی کی شرح انتہائی کم، ایک اور سات سو کی نسبت ہے۔
5. اس عمل کے دوران DNA تباہ ہوسکتا ہے جس سے کئی گھمبیر مسائل پیدا ہوں گے۔
6. بالغ ڈی این اے کے طریقے میں حاصل کیا ہوسیل اپنی زندگی کا کچھ حصہ گزار چکا ہوتا ہے اس لیے اس سے بننے والے کلون کی عمر بہت کم ہوگی اور اس طرح انسان خود اپنی عمر کو کم کرنے والا بن جائیگا۔
7. کلون شدہ انسان ہمیشہ اپنے آپ کو نچلے درجے کا شہری سمجھے گا۔ وہ ہمیشہ اپنے آپ کو دوسروں کے لیے ایک تماشہ ہی پائیگا، معاشرہ میں ہر انسان کی انگلی کلون کی طرف اٹھے گی اس لیے وہ یقیناً احساس کمتری کا شکار ہوگا۔
8. اگر تجربہ انسانوں پر کامیاب ہوا تو انسانی رشتوں کی اہمیت ختم ہوجائیگی۔ مصنوعی تخلیق کے غلط استعمال سے اقتدار کی جنگ ایک نیا رخ اختیار کرسکتی ہے۔ مرد و عورت کے تعلق توالد و تناسل کیلئے

نہیں بلکہ جنسی تلذذ کیلئے ہونگے۔ ہر ملک کے سائنس دان اپنے من پسند انسانوں کی فوج پیدا کریں گے۔

9. انسانی کلوننگ سے ایسے مسائل پیدا ہو جائیں گے جن کا تعلق اخلاقیات، نفسیات، قوانین اور سماجی وازدواجی رشتوں سے ہے۔ اگر تخلیق کا فطری طریقہ انسان سے چھن گیا تو پھر انسان شیشوں کے آلات میں پیدا ہونگے۔

10. انسانی کلوننگ کے عمل سے انسانی آبادی میں بے پناہ اضافہ کا اندیشہ ہے جس سے آبادی پر قابو پانے کے تمام منصوبے ناکارہ ہو جائیں گے۔

11. کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے والا مادر پدر آزاد ہو گا۔

12. کلوننگ کے ذریعے اگر ایک شخص کے 100 کلون بنائے گئے تو وہ سب کے سب ایک جیسے ہونگے جن میں امتیاز ناممکن ہو گا۔

13. اگر دس آدمی کلوننگ کے ذریعہ ایک وقت میں اپنے سو کلون تیار کروائیں تو ایک ہزار کلون بن جائیں گے۔ جرائم کی صورت میں تفتیش ناممکن ہو گی اور اگر سب کو سزا دی جائے تو یہ عدل کے خلاف ہو گا۔

14. کلوننگ میں انسان کی ولدیت کا کوئی علم نہیں ہو گا اور ایک بغیر شناخت والا شخص وجود ثانی کرے گا۔

15. کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے والے بچوں کا دفاعی نظام کمزور ہو گا جس سے ان کی پرورش مشکل ہو جائیگی اور وہ بچے خطرناک امراض کا شکار ہونگے۔

16. شادی کا رجحان ختم ہو جانے سے جنسی بے راہ روی کو فروغ ملے گا، عورتوں میں بے حیائی و بے پردگی کا رجحان زیادہ ہو جائے گا۔

17. کلوننگ کے عمل سے ایک عیاش پرست انسان دولت کے بل بوتے پر من پسند حسیناؤں کے ماڈل بنا کر عیاشی و فحاشی کا بازار سجائے گا۔

18. انسانی کلوننگ سے نظام وراثت معدوم ہو جائے گا۔ زمانہ جاہلیت کی طرح انسانی منڈیاں سجیں گی اور اگر یہی صورت رہی تو انسان انڈسٹری کی شکل اختیار کر جائیگا۔

19. دولت کے پجاری انسانی کلوننگ کے ذریعہ بچوں کی کلوننگ کو فروغ دے کر ان کے اعضاء کو مشینی

پرزوں کی طرح بازار میں فروخت کریں گے۔

20. خاندانی نظام تباہ ہو جائے گا اور انسانی معاشرے کے آہستہ آہستہ بکھر جانے کا انتہائی شدید خطرہ پیدا ہو جائیگا۔

21. اگر یہ ٹیکنالوجی غیر ذمہ دارانہ افراد کے ہاتھوں میں کھلونا بن گئی تو اخلاقی و سماجی اقدار کا جنازہ اٹھ جائے گا۔[71]

اسلامی فقہی اکیڈمیز کے فیصلے:

تمام فقہی اکیڈمیز جن میں المجمع الفقہی الاسلامی مکہ مکرمہ، مجمع الفقہ الاسلامی جدہ، اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان، اسلامی فقہی اکیڈمی انڈیا، یورپین کونسل برائے افتاء و تحقیق، جامعہ ازہر مصر اور مجمع الفقہ الاسلامی سوڈان، ان تمام فقہی اکیڈمیز کے نزدیک بالغ ڈے این اے کلوننگ اور جنین کلوننگ اور دوسرے تمام وہ طریقے جو اس طرح سے انسانی افزائش کے سبب ہیں وہ طریقے حرام ہیں۔

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کا فیصلہ:

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان نے انسانی کلوننگ کے حرام ہونے کا فیصلہ دیا ہے۔[72]

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کا فیصلہ:

اسلامی فقہ اکیڈمی انڈیا نے اپنے آٹھویں فقہی سیمینار منعقدہ علی گڑھ 24 اکتوبر 1995ء میں کلوننگ سے متعلق درج ذیل فیصلہ دیا۔

1. کلوننگ کے سلسلے میں جو تفصیلات اور صورتیں اب تک سامنے آئی ہیں اور ان کی وجہ سے جن اخلاقی اور سماجی نقصان کا خطرہ ہے ان کو سامنے رکھتے ہوئے کسی بھی طریقے پر انسانی کلوننگ حرام اور ممنوع ہے۔

2. نباتات اور حیوانات میں ایسی کلوننگ وانسانی مفاد میں ہو اور دینی اور اخلاقی اور سماجی اعتبار سے انسانیت کے لیے نقصادہ نہ ہو تو جائز ہے۔

3. اسلامک فقہ اکیڈمی کا یہ سیمینار ہندوستانی حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ ایسے قوانین وضع کئے جائیں جن کی رو سے ملکی یا غیر ملکی تحقیقاتی ادارے یا تجارتی کمپنیاں ہمارے یہاں کلوننگ کا عمل انجام نہ دے سکیں۔[73]

مجمع الفقہ الاسلامی جدہ کا فیصلہ:

17 جون 1997ء کو اکیڈمی کے اجلاس میں درج ذیل فیصلہ کیا گیا:

1. مذکورہ دونوں طریقوں یا کسی بھی دیگر طریقہ کے ذریعہ جس سے انسانی اضافی کیا جائے، انسانی کلوننگ حرام ہے۔
2. اگر مذکورہ دفعہ (اول) کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی چیز وجود میں آتی ہے تو ان حالات کے نتائج کے علیحدہ شرعی احکامات دریافت کئے جائیں گے۔
3. ازدواجی تعلقات کے اندر کلوننگ کی غرض سے کسی تیسرے فریق کی شمولیت کی تمام صورتیں خواہ رحم ہو، انڈہ ہو، مادہ منویہ ہو، یا جسمانی خلیہ ہو، حرام ہیں۔
4. جراثیم، باریک جانداروں، پودوں اور حیوانوں کے میدانوں میں حصول مصالح اور ازالہ مفاسد کے شرعی ضوابط کی پابندی کرتے ہوئے کلوننگ اور جنیٹک انجینیرنگ کی تکنیک سے استفادہ شرعاً جائز ہے۔
5. اسلامی ممالک سے اپیل کی جائے کہ ایسے قوانین اور ضوابط نافذ کریں جن کی رو سے علاقائی و بیرونی اداروں، تحقیقی مراکز اور بیرونی ماہرین کے لیے ہرگز اجازت نہ ہو کہ بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی بھی طرح انسانی کلوننگ اور اس کی ترویج کے لیے اسلامی ممالک کو میدان کار بنائیں۔[74]

اسلامک فقہ اکیڈمی اردن کا فیصلہ:

1. تشكيل جنين من غير أب، وإذا كانت الشريعة الإسلامية تُحَرِّمُ تشكيل جنين من رجل لم يرتبط بالأم رباطًا شرعيًا، فماذا يُقال في تشكيل جنين بلا أب.
2. العالم يشكو من كثرة البشر، ويعمل على تحديد النسل، وبغض النظر عن الجائز وغير الجائز منه فإن الاستنساخ يسير في اتجاه معاكس ليخدم فئةً مُعَيَّنَةً في المجتمع هم -غالبًا- الأغنياء وأصحاب النفوذ.
3. احتمالية الفشل في التجارب كبيرة جدًا، وهذا يعني تلف وإتلاف الكثير من الأجزاء البشرية والأجنة الإنسانية، فأين احترام الإنسان.
4. احتمالية إنتاج إنسان يعمر قصيرًا أو شكل مقزم، وهذا عكس ما يدعو إليه الجميع من دعوى لتحسين النسل، صحيح أنَّ هذا غير عام، لكنه ممكن لأغراضٍ تجارية كما جاء في البحوث.
5. الموضوع ما زال في طور البحث، لم تتضح نتائجه ولا مخاطره، ويخشى أن تكون دول العالم الثالث -ونحن منهم- حقلاً لهذه التجارب.
6. الاستنساخ في غير البشر هو في بعض صوره عبث بمخلوقات أخرى أَمَرَنا الله تعالى

بالإحسان إليها، ومِن مفاخر الإسلام أنه مَنَعَ قتل الحيوان إلا بطريقة الذبح، ومِن أجل غذاء الإنسان، فإذا كان لا يؤكل شرعا حرم قتله إلا إذا كان مؤذيا.

7.اختلاط شخصية الأب بالابن، فهل هو ابنه؟ أم جزء منه؟ أم شقيقه؟ وهذا يستتبع اعتباراتٍ حقوقيةً كثيرة.

8.احتمال الخطأ المدمر في هذه التجارب، بحيث يندم الناس كما ندموا على الإنتاج النووي[75]

راقم الحروف کی رائے

شرعی اصول وضوابط کی روشنی میں کلوننگ کی یہ انسانی شکلیں قطعی حرام ہیں۔ اس لیے کہ ایک نوع کے افراد کے درمیان جنسی استمتاع حرام ہے تو انجاب وولادت بدرجہ اولیٰ حرام ہے، نیز سد الذرائع بھی یہ حرام ھیں کیونکہ یہ چیز اگر عورتوں میں اشاعت کرگئی تو بڑی عجیب سی رذالت کا پھیلاؤ عمل میں آئے گا مزید برآں مولود کو متعدد نفسیاتی اور معاشرتی نقصانات کا سامنا بھی کرنا پڑے گا ۔اسی طرح بعض صورتیں اختلاط نسب، کار عبث اور اللہ کی تخلیق میں بگاڑ کی وجہ سے بھی درست نہیں۔نیز انسانی کلوننگ کے فوائد کو اگر یقینی مان بھی لیا جائے تو دوسری طرف اس کے نقصانات کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی سلیم الفطرت انسان اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔یہی وجہ ہے کہ آج اقوام عالم میں اس پر پابندی مطالبہ کیا جارھا ھے۔اس لیے بالغ ڈے این اے کلوننگ، جنین کلوننگ اور دوسرے تمام وہ طریقے جو اس طرح سے انسانی افزائش کے سبب ہیں ،وہ حرام ہیں۔لیکن معالجاتی کلوننگ اپنے اسباب وفوائد کے اعتبار درست ہے۔ مسلم ممالک کے سربراہان کو چاہئے کہ وہ ایسی مفید ٹیکنالوجی کے لیے مستقل بنیادوں پر فنڈز مختص کریں تاکہ اعضاء کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

حوالہ جات وحواشی

[1] William Benton, Encyclopedia of Britannica, London 1961, 848/6

[2] مینگل، قاضی محمد ہارون، انسانی کلوننگ شرعی نقطہ نظر، مشمولہ سالانہ رپورٹ 2003-2002 اسلامی نظریاتی کونسل، ص326

[3] شکوری عبد الرؤف، ڈاکٹر، کلوننگ ایک تعارف، مکتبہ اردو سائنس بورڈ، لاہور 1998ء، ص69

[4] ایضاً، ص48

[5] ایضاً، ص66-69

[6] Amal. 2014. The Three Types of Cloning. HonChemistry 2014 (cited 09-08-2014). Available from https://honchemistry.wikispaces.com/The+Three+Types+of+Cloning.

[7] http://www.dnaindia.com/india/report-india-gets-its-second-cloned-animal-noorie-a-pashmina-goat-1662536.(cited 12-08-2014)

[8] Craig Freudenrich, Ph.D. 2014. How Cloning Works. HowStuffWorks 26 March 2001(cited 08-09- 2014). Available from http://science.howstuffworks.com/life/genetic/cloning1.htm.

[9] https://honchemistry.wikispaces.com/The+Three+Types+of+Cloning.

[10] الجاثیہ،45: 13

[11] النحل،16: 8

[12] ایضاً،16: 11

[13] نسائی، احمد بن شعیب، السنن الکبری، کتاب الصید، باب اباحۃ اکل العصافیر، 4/489، مؤسسہ الرسالہ، بیروت، 2001ء، ح: 4841

[14] بخاری، ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الباس، باب عقوق الوالدین من الکبائر، 8/4، دار طوق النجاہ، 1422ھ ح: 5975

[15] قضایا طبیہ معاصرہ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیہ، جمعیۃ العلوم الطبیۃ الاسلامیہ، دار البشیر، عمان، طبع اول 1995ء 2/68

[16] ایضاً، 2/119

[17] انٹر نیشنل فقہ اکیڈمی جدہ کے شرعی فیصلے، مترجم فہیم اختر ندوی، ایفا پبلیکیشنز، نئی دلی، انڈیا، طبع دوم 2012ء ص293

[18] HUGO Ethics Committee. March 1999. "HUGO Ethics Committee - Statement on cloning." Eubios Journal of Asian and International Bioethics no. 9: p.70.

[19] [19] مینگل، قاضی محمد ہارون، انسانی کلوننگ شرعی نقطہ نظر، ص327

[20] قضایا طبیہ معاصرہ، 2 / 173

[21] ابو البصل عبد الناصر، ڈاکٹر، عملیات التنسیل (الاستنساخ) و آحکامھا الشرعیہ، مشمولہ، قضایا طبیہ معاصرہ، 2/ 657

[22] مصباح، عبد الہادی، الاستنساخ بین العلم والدین، در المصریہ، بیروت، 1998ء، ص230

[23] ڈاکٹر قاسم مہدی کی پریزینٹیشن کے اہم نکات، مشمولہ سالانہ رپورٹ 2002-2003ء، اسلامی نظریاتی کونسل، ص215

[24] http://www.medterms.com/script/main/art.asp? articlekey= 18428 (Cited: 11-07-2014)

[25] http://ur.shafaqna.com/general/item/10889(Cited: 11-07-2014)

[26] روزنامہ نوائے وقت، ایڈیٹر مجید نظامی، 16 اگست 2013ء

[27] http://www.dw.de//a-17581831(Cited: 10-07-2014)

[28] نصر فرید، ڈاکٹر، الاستنساخ البشری واحکامہ الطبیہ والعلمیہ فی الشریعۃ الاسلامیہ، مشمولہ ندوۃ رویہ اسلامیہ لبعض المشکلات الطبیہ المعاصرہ، منعقدہ دار بیضاء 1997ء، ص458

[29] شاذلی، حسن علی، الاستنساخ حقیقتہ انواعہ حکم کل نوع فی الفقہ الاسلامی مشمولہ ندوۃ رویہ اسلامیہ لبعض المشکلات الطبیہ المعاصرہ، منعقدہ دار بیضاء 1997ء، ص312

[30] قضایا طبیہ معاصرہ فی ضوء الشرعیۃ الاسلامیہ، 2/44-45

[31] مصدق حسن، المقاصد الشرعیہ والقضایا البیولوجیہ فی الفقہ الاسلامی، مقالہ پی ایچ ڈی، جامعۃ الزیتونیہ، 1420ھ، ص118

[32] UNESCO. 2005. Human Cloning Ethical Issues. Paris: UNESCO-

[33] رافت عثمان، ڈاکٹر، الاستنساخ فی ضوء القواعد الشرعیہ، مشمولہ مجلہ کلیۃ الشرعیہ والقانون، قاہرہ، شمارہ نمبر 18، ج: 2، 2000ء، ص16-26

[34] قضایا طبیہ معاصرہ فی ضوء الشرعیۃ الاسلامیہ، 2/65، 86، 157

[35] فصلت، 41: 53

[36] ابن نجیم، الاشباہ والنظائر دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول، 1999ء ص93

[37] انسانی کلوننگ کے مجوزین میں زیادہ اہل تشیع حضرات ہیں جن میں آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ موسوی اردبیلی، آیت اللہ فاضل لنکرانی، علامہ فضل اللہ، آیت اللہ مومن، شیخ محمد سعید حکیم، آیت اللہ سید کاظم، آیت اللہ مکارم شیرازی۔ اہل سنت میں سے ڈاکٹر محرو سعراقی اور ڈاکٹر طاہر القادری شامل ہیں۔

[38] http://www.al-shia.org/html/ara/osre/?mod=dinieh&id=5

[39] عارف علی عارف، ڈاکٹر، قضایا فقہیہ فی الجنیات البشریہ، مشمولہ قضایا طبیہ معاصرہ، 2/754

[40] سالانہ رپورٹ 2002-2003ء، اسلامی نظریاتی کونسل، ص 215

[41] النساء 4:1

[42] شاھتاز، نور احمد، ڈاکٹر، کلوننگ خدشات و امکانات، سکالرز اکیڈیمی، کراچی، طبع ثانی 1998ء ص 57

[43] عرب کے مشہور علماء جن کے نزدیک یہ فعل حرام ہے محمد بن صالح العثمین، عبد الکریم زیدان، ڈاکٹر یوسف قرضاوی، ڈاکٹر نصر فرید، سید محمد طنطاوی، ڈاکٹر محمد سعید البوطی، شیخ محمود السرطاوی، شیخ عجیل النمشی، عبد الستار ابو غدہ، عبد اللہ بن منیع، شیخ محمد الاشقر، ڈاکٹر وہبۃ الزحیلی، وغیرہ ہیں۔ اسی طرح پاک وہند کے اکثر علماء کے ہاں یہ فعل حرام ہے۔ جن میں اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان اور انڈیا فقہ اکیڈمی کی علماء شامل ہیں۔

[44] الذاریات، 51:49

[45] یوسف قرضاوی، ڈاکٹر، انسانی کلوننگ، مشمولہ ماہنامہ البلاغ، کراچی، مدیر، محمد تقی، عثمانی، مارچ 2004ء ص 30-31

[46] ایضاً

[47] عبد الواحد، مفتی، فقہی مضامین، مکتبہ مجلس نشریات اسلام، کراچی، 2006ء، ص 340

[48] التین، 95: 4

[49] الفاطر، 35:27

[50] الفاطر، 35:28

[51] شمیم اختر، مولانا، انسانی کلوننگ اور اسلام، مشمولہ مجلہ الدین، (سالانہ)، انڈیا، ص 181

[52] یوسف قرضاوی، ڈاکٹر، انسانی کلوننگ، ، ص 30

[53] النساء 4:19

[54] مصباح، عبد الہادی، الاستنساخ بین العلم والدین، ص 49

[55] الدہر، 76:2

[56] عبد الواحد، مفتی، فقہی مضامین، ص 337

[57] أبو بکر بن أبي شیبہ، عبد اللہ بن محمد ، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، مکتبہ الرشد، الریاض، طبع اول 1409 4/303

[58] عبد الواحد، مفتی، فقہی مضامین، ص335

[59] اس دلیل کا ذکر متعدد فتاویٰ اور آراء میں موجود ہے، دالا فتاء، دار العلوم کراچی، دار الافتاء جامعہ فاروقیہ، نیز مفتی محمد رفیق الحسنی اور مفتی ذاکر حسن نعمانی کے فتاویٰ آراء میں بھی اس دلیل کا ذکر ہے۔ کلوننگ، ص 126، 127، 157، 161، 163، 165۔ فقہی مضامین، ص 327، جدید فقہی مسائل، ص 5/110، نظام الفتاویٰ 1/339

[60] مفتی محمد رفیق الحسن کی رائے، مشمولہ کلوننگ، نور احمد، شاہتاز، ڈاکٹر، کلوننگ، مکتبہ اسکالرز اکیڈمی، طبع ثانی، کراچی 1998ء ص163

[61] الدہر، 2:76

[62] باز سلیم، رستم، شرح مجلۃ الاحکام، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س۔ن، 1/71

[63] شاطبی، ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ، الموافقات، دار ابن عفان، 1997ء ص215

[64] روزنامہ پاکستان، ایڈیٹر مجیب الرحمان شامی، 3 جون 1997ء

[65] مصباح، عبد الہادی، الاستنساخ بین العلم والدین، ص52

[66] عبد المجید، مفتی، انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت، مشمولہ المباحث الاسلامیہ (سہ ماہی) جامعۃ المرکز الاسلامي، بنوں ستمبر 2007ء، ص17

[67] فقہی مضامین، ص339

[68] کلوننگا مکانات وخدشات، ص57

[69] دمیری، کمال الدین، حیاۃ الحیوان، مکتبہ البابی، مصر، 1356ھ، 2/351

[70] نثار احمد، ڈاکٹر، کلوننگ، مشمولہ ماہنامہ محدّث لاہور، مدیر عبد الرحمٰن مدنی، جنوری 2003ء، ص66

[71] نعمت اللہ، مفتي، انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت، مشمولہ المباحث الاسلامیہ، المرکز الاسلامي، بنوں، ص30

[72] روزنامہ نوائے وقت، 6 نومبر 2013ء، لاہور

[73] http://www.ifa-india.org/index.php?do=home&pageid=medical5[cited: 10-08-2014]

[74] انٹرنیشنل فقہ اکیڈمی جدہ کے شرعی فیصلے، ص293-294

[75] http://aliftaa.jo/Question.aspx?QuestionId=439#.U-YX8pSSzjY(Cited: 04-07-2014)